ضرب قلم

خصوصی ایڈیشن

ا

ضربِ قلم

رجزیہ نغمات

سہیل اقبال

ناشِر

ہمارا ادارہ
۷ ہاجرہ آباد
کراچی ۲۵

اشاعتِ اوّل — اکتوبر ۱۹۶۵ء

تعداد اشاعت — عسکری ایڈیشن ایک ہزار
طلباء ایڈیشن سات سو پچاس
قومی ایڈیشن ایک ہزار
خصوصی ایڈیشن ڈھائی سو
پریس ایڈیشن ڈھائی سو

کتابت — ادارہ نفیس الکتابت۔ کراچی

طباعت — سُپر آرٹ پریس کراچی

اشاعت

ھمارا ادارہ ۔ ۷ ہاجرہ آباد کراچی ۲۵

NO. 524/65 AB.C(N)
16.10.65

قیمت

(جو قومی دفاعی فنڈ میں جمع کیجائیگی)

قومی ایڈیشن ـــــ ۲ دو روپے ۔ خصوصی ایڈیشن ـــــ پانچ روپے

طلباء ایڈیشن ـــــ

وطن کے

جانثاروں

کے نام

پیش لفظ

رزمیہ شاعری دنیا کی تمام بڑی زبانوں کا سرمایۂ امتیاز رہی ہے خواہ ہومر کی اوڈیسی ہو یا ورجل کی انیئڈ، فردوسی کا شاہنامہ ہو یا ملٹن کی جنت گم گشتہ، نوفل اور لیلےٰ کے قبیلہ کی معرکہ آرائیاں ہوں یا رستم و سہراب کی نبرد آزمائی، ——— غرض یہ سب ہی ایسے موضوعات جن کا تعلق ادب العالیہ کلاسکس سے ہے، اور کوئی زبان بھی بغیر رزمیہ ادب کے اپنے مکمل ہونے کا دعوےٰ نہیں کر سکتی۔

اردو زبان اپنی تمام تر وسعت و ترقی کے باوجود رزمیہ ادب سے محروم ہے اور یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ اگر مرثیوں کے رزمیہ عناصر اور اقبال کی شاعری کے رجزیہ آہنگ کو علیحدہ نکال لیا جائے تو اردو زبان رزمیہ ادب کے تصور ہی سے ناآشنا رہی ہے۔ مولانا شبلیؔ نے میر انیس کے رجزیہ پہلو کو اسقدر توانا محسوس کیا کہ انھیں یہ مضامینِ رزم ع.بی رجز گوئی کے ہم پلہ نظر آنے لگے، لیکن حقیقت حال یہی ہے کہ ؎

اردو کو ابھی تنگیٔ داماں کا گلہ ہے

رجز دراصل اپنی شجاعت و دلیری کے برملا اظہار کا نام ہے، عہد قدیم میں لڑائی کا عام دستور یہ تھا کہ حریف ایک دوسرے کے مد مقابل ہونے سے قبل اپنی بہادری، فضیلت اور شرف کا اظہار کیا کرتا تھا اور رعب اپنے قبیلوں کے ساتھ میدانِ جنگ میں ان رجزیہ اشعار کو غیرت دلانے کے لئے بھی پڑھتے تھے۔ گویا رجزیہ شاعری جذبات

کو ابھارنے اور جوش و ولولہ پیدا کرنے کیلئے اکسیر کا حکم رکھتی تھی۔ اور رزمیہ مضامین میں میدان جنگ کی ہنگامہ خیزی نقاروں کا شور، تلوار کی جھنکار، اسلحہ کی چمک، نیزوں کی لچک برگستواں کی زینت اور شہسواروں کا طمطراق۔ سب کچھ پیش کیا جاتا تھا۔

اردو شاعری ان مضامین رزم سے اسلئے بھی نا آشنا رہی کہ اس نوبہار ناز کی پرورش بزم میں ہوئی تھی اور تلواروں کا سایہ اس کے سر پر سے ہو کر کبھی نہ گزرا تھا۔ قلعۂ معلیٰ میں آنکھ کھولنے والی کمسن اردو طبل جنگ کی آواز سے لرز اٹھتی! مگر تقاضائے شباب کہ اپنے سوئمبر میں صرف بہادروں اور دلیروں کو ہار پہنانا چاہتی ہے!

مسلمانوں کی تاریخ میں محمد بن قاسم سے لے کر ٹیپو تک اور محمود غزنوی سے لیکر اورنگزیب تک نہ جانے کتنے سرفروش مجاہدوں نے ان بے تاب شعلوں کی چمک دکھائی تھی جو مردان غازی کی روح میں تابندہ ورقصاں رہتے ہیں۔ لیکن یہ وہ عہد تھا جب اردو شاعری ان کے کارناموں کو رزمیہ شکل عطا کرنے سے قاصر تھی۔ آج پھر جذبۂ اور رزمیہ نغمات شاعروں کو بلاوے دے رہے ہیں کہ اپنے مجاہدوں، دلیروں، وفاشعاروں اور سرفروشوں کی داستان رقم کرو۔ آج ہر محب وطن احساسِ اخوت اور جذبۂ قومی سے سرشار ہے، اور تاریخ اسلامی کے وہ اوراق پارینہ جن میں قرون اولیٰ کے مسلمانوں کے کارنامے درج ہیں اسکی نگاہوں کے سامنے ہیں ہماری قومی زندگی میں ایسی حرارت، گرمجوشی اور ولولہ انگیزی کا لمحہ اس سے قبل نہ آیا تھا۔ رگوں میں دوڑنے پھرنے والا لہو گرمئ ایمان سے شہیدوں کا پیرہن رنگین بن کر کب اپنی بہار دکھاتا ہے اس کا اندازہ کسی کو نہ تھا۔ کسے خبر تھی کہ ہر فرد عزم، یقین اور اتحاد کی آہنی دیوار بن سکتا ہے اور اپنے فرائض ادا کرنے میں اپنے حوصلے سے زیادہ مستعد ہو سکتا ہے، جہاں

میدانِ کارزار میں ہمارے مجاہد سینہ سپر ہیں وہیں ہمارے اہل قلم اپنی فکر و نظر کا چراغ لئے ان کے ہمرکاب ہیں۔

ہمارے شعراء نے تو ایسے پُرشکوہ اور گراں بہا نغمے تخلیق کئے کہ ان کی صداؤں کے پیچھے جذبات کا ایک سیل رواں ہے اور احساسات کا ایک سمندر، جو موجیں مار رہا ہے۔ ان نغمات کی تہہ میں ڈوبئے تو معلوم ہوگا کہ نغمہ گری صرف بساط عیش ہی کے لئے نہیں ہوتی بلکہ نغمہ و شعر کی لامحدود ماہیت معرکۂ حیات کے ہر پہلو کو اپنی فضائے بسیط میں تحلیل کرنا جانتی ہے۔ بعض رجزیہ نغمات اپنے حسن و خوبی اور زور و تاثر کے اعتبار سے فن کا ایسا اعلیٰ نمونہ ہوتے ہیں کہ ہمارے مزاجوں میں رس بس جاتے ہیں۔ اس اثناء میں ایسے نغمات لکھے گئے ہیں جنہیں فنی پہلوؤں کے اعتبار سے بھی عمدہ شاعری کا نمونہ سمجھنا چاہئے۔ یہ بڑی خوش آئند بات ہے کہ صرف اردو ہی میں نہیں بلکہ پنجابی، بنگالی اور سندھی، سبھی زبانوں میں اس نوعیت کے رجزیہ نغمات اس عرصہ میں لکھے گئے۔ علی الخصوص اردو زبان میں بہت سے شعراء نے قلم اٹھایا۔ جن میں جوشؔ ملیح آبادی۔ استاد قمرؔ جلالوی۔ رئیسؔ امروہوی۔ مولانا ماہرؔ القادری جمیل الدین عالیؔ۔ شاعرؔ لکھنوی۔ سرشارؔ صدیقی۔ آرزوؔ اکبر آبادی۔ صوفی تبسمؔ۔ جونؔ ایلیا وقارؔ صدیقی۔ محشرؔ بدایونی۔ شبنمؔ رومانی۔ اسحاق اطہرؔ صدیقی۔ خالدؔ علیگ۔ صہباؔ اختر نگارؔ صہبائی۔ عبید اللہ علیمؔ، رشید انورؔ۔ ابوسعید قریشیؔ۔ مسرور انورؔ۔ احمد ندیمؔ قاسمی شمسؔ زبیری، ضوؔ اور امداد نظامیؔ وغیرہ قابلِ ذکر ہیں۔ ان کے علاوہ نوجوان طبقے کے اور بھی بہت سے شاعروں نے پُرجوش نغمات کے علاوہ نذرانۂ عقیدت کے طور پر عمدہ نظمیں کہیں اور شہیدوں کو سلام پیش کیا ہے۔

پیش نظر مجموعہ دراصل ایک ہدیۂ عقیدت ہے اور مجاہدانِ وطن کی خدمت میں ایک شاعر کا ناچیز نذرانہ ہے، اور اس کے ماسوا وہ سرفروش جو خاک و خون سے گذر کر ناموسِ وطن کی خاطر مر مٹے ہیں ان کا زندہ و یادگار تذکرہ ہے۔ ان نظموں یا رجزیہ نغموں میں حبّ الوطنی کا جو شدید جذبہ ہے وہ دراصل شاعر کے قومی و ملّی احساسات کا آئینہ دار ہے۔ لاہور، سیالکوٹ اور کشمیر سے متعلق جو اشعار کہے گئے ہیں وہ مادرِ وطن کی حرمت و تقدیس کا تقاضا ہیں اور شہدائے وطن کے نام جو سلام ہیں وہ ان جاں سپاروں کی ہمت مردانہ، اور تب و تابِ جاودانہ کو خراجِ عقیدت ہے۔ ان نظموں میں نگارِ وطن کے مجاہدوں کی شان و شوکت کا اظہار ہے، اپنے اسلاف کی عظمت کے گیت ہیں، افواج کی شجاعت اور شہریوں کا جذبۂ ایثار ہے، نوجوانوں کو جرأت اور حوصلہ مندی کا درس ہے، رہبرِ قوم کی تقلید کی تلقین ہے اور وطن کی راہ میں شہید ہونیوالوں کی عظمت و رفعت کا اظہار ہے۔ الغرض جذبۂ قومی کو برانگیختہ کرنے اور معرکۂ حق میں سربلند رہنے کا احساس ہی ان نغموں کی تخلیق کا باعث ہے۔ حب الوطنی کے موضوع سے متعلق دو مختلف نظموں کے اشعار ملاحظہ فرمائیے۔

سرزمینِ وطن کو سجاؤ، ہم محافظ ہیں اپنے وطن کے
مطربو گیت الفت کے گاؤ، ہم محافظ ہیں اپنے وطن کے
غنچہ غنچہ مہکتا رہے گا فصلِ گل مسکراتی رہے گی
بلبلوں کی صدائے محبت داستانیں سناتی رہے گی
ہم کو تازہ حکایت سناؤ ہم محافظ ہیں اپنے وطن کے

سرزمینِ وطن کو سجاؤ، ہم محافظ ہیں اپنے وطن کے
مطربو گیت الفت کے گاؤ، ہم محافظ ہیں اپنے وطن کے

اے نگارِ وطن اے وطن کی زمیں
تیرا ثانی زمانے میں کوئی نہیں
رقص کرتے رہیں تیرے شمس و قمر
رنگ بھرتے رہیں تجھ میں اہلِ ہنر
تجھ پہ مرتے رہیں تیرے آشفتہ سر
اے محبت کی وادی، وفا کی امیں
اے نگارِ وطن اے وطن کی زمیں
تیرا ثانی زمانے میں کوئی نہیں

اپنے اسلاف کی عظمت کا اظہار کتنے پُرجوش انداز میں کیا گیا ہے

تجھ کو کہتے ہیں طارق کا عزمِ جواں
تجھ کو حاصل ہے حیدر کی ضربِ گراں
تیرے بازو کی قوت میں خالد نہاں
اے وطن کے مجاہد جری پاسباں

ایک اور مقام پر یہی اظہار یاد کی صورت میں ابھرتا ہے

اہلِ سیالکوٹ کے ایثار دیکھ کر

ہسپانیہ کے طارقِ شیریں سخن کی یاد + میدانِ کارزار میں بابر کے فن کی یاد
قاسم کے شوق و جذبۂ دل کی لگن کی یاد + ابھری ہے آج لشکرِ خیبر شکن کی یاد
باطل سے حق کو برسرِ پیکار دیکھکر

رہبرِ قوم کی تقلید کی تلقین کس خوبی سے کی گئی ہے۔

سرحدوں کی حفاظت کی کھا کر قسم + غازیوں کی شجاعت کی کھا کر قسم
عظمتِ ملک و ملت کی کھا کر قسم + ذرّہ ذرّہ کو خورشید کرتے چلو
اپنے رہبر کی تقلید کرتے چلو
نعرۂ حق کی تائید کرتے چلو

ایک اور نظم میں ملاحظہ ہو ؎

تیرے فرزند تری راہ میں قربان ہوئے + دشمنِ حق کے لئے موت کا سامان ہوئے
چھیڑ کر تجھکو عدو تیرے پریشان ہوئے + وادیٔ شوق ترے چاہنے والوں کو سلام
ارضِ لاہور تری گود کے پالوں کو سلام
تیری عظمت کے امیں تیرے جیالوں کو سلام

وطن کی راہ میں شہید ہونے والوں کو کس طرح سلامِ محبت پیش کیا گیا ہے ؎

زندگی انعامِ رب جن کو، شہادت جن کو عید
ملک و ملت کے لئے جو ہو گئے بڑھ کر شہید
سو گئے زیرِ زمیں جو فتح کی دیکر نوید
ان شہیدوں کو سلام ان کی شہادت کو سلام
اے وطن تیرے شہیدوں کی شجاعت کو سلام
ان کی عظمت کو سلام ان کی محبت کو سلام

سہیل اقبال کو خاکِ وطن کے ذرّہ ذرّہ سے پیار ہے ۔اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ انہوں نے آناً فاناً یہ نظمیں اسی طرح لکھیں جیسے مستعد سپاہی محاذِ جنگ پر جانے کے لئے پا بہ رکاب ہوتا ہے۔

ایک دن میں نے ریڈیو سے ان کے دو نغمے سنے جی چاہا کہ مبارکباد دوں ۔جب میری ملاقات ہوئی تو میں نے دریافت کیا، فرمایئے آج کل کیا ہو رہا ہے ۔ کہنے لگے' چند نغمے ، چند نظمیں اور کچھ سلام لکھے ہیں ۔میرے وطن کو آج کل ان نغموں کی ضرورت ہے، وہ شاعر بھی کیا جو اہلِ وطن کے کام نہ آسکے۔

میرے بے حد اصرار پر یہ نظمیں کتابی صورت میں شائع ہو رہی ہیں ورنہ موصوف یہی کہتے تھے کہ

ع اپنا بیان حسن طبیعت نہیں مجھے

مرتضیٰ شفیع
صدر شعبۂ اردو نیشنل کالج ۔ کراچی

نیا افق

یہ مختصر سا کتابچہ، جس میں چند نظموں اور چند نغموں کو جمع کر دیا گیا ہے کسی بہت بڑے ادبی کارنامہ کی حیثیت سے نہیں پیش کیا جا رہا ہے۔ لیکن جذباتِ عقیدت کے اس سیلِ رواں میں جو خلوصِ فکر و فن کے فاتحانہ تیور ہیں ان کا مرتبہ ایسے بہت سے "خانہ ساز" و "نام نہاد" ادبی کارناموں سے بلند تر ہے۔ جنھیں پیشہ ور اور دھڑے بند نقادوں کے فرمائشی دیباچوں میں لپیٹ کر ادب کے نام سے قارئین پر مسلّط کر دیا جاتا ہے۔

ضربِ قلم کا مُصنّف کم سِن بھی ہے اور کم سُخن بھی......ایک ایسے اہم قومی موضوع پر جو مُلک کے لئے نہایت اہم، نازک اور سنگین ہو، اتنی ساری نظمیں دوسرے کسی بھی شاعر کی زندگی بھر کا سرمایہ ہو سکتی ہیں۔ اور وہ اتنے ایک سچّے محبِّ وطن اور فرض شناس اہلِ قلم کی حیثیت سے بجا طور پر فخر کر سکتا ہے۔ ......کتنی مسّرت کی بات ہے کہ یہ ساری نظمیں ایک کم سخن شاعر کے صرف اُن چند ہنگامی اور مصروف "دِنوں" کی تحریریں ہیں جو ارضِ پاک کی مقدّس سرزمین پر بھارت کے۔ جارحانہ، بزدلانہ اور ناپاک حملے سے شروع ہو کر فائر بندی کے سلسلے میں پاکستان کے مدبرانہ اور فیاضانہ فیصلے پر ختم ہوتے ہیں.......

اِس قلیل مُدّت میں تحریر کی اِس بے ساختگی اور تواتر سے موضوع کی اہمیت عظمت اور ضرورت کے لئے شاعر کے شدید ترین جذباتی ہیجان کا اندازہ بھی ہوتا ہے۔ اور ساتھ ہی ساتھ اس کے قدرتِ کلام اور قوتِ گویائی کے جوہر بھی سامنے آتے ہیں۔

ملکی مسائل اور قومی موضوعات کی جانب اہلِ فِکر کا یہ رجحان نہ صرف ملک و مِلّت کے لئے نیک فالِ ہے بلکہ اُردو کے شعری ادب میں ایک نئے امکان کا واضح اشارہ بھی۔

یہ چند نظمیں اور نغمے لکھ کر سہیؔل اقبال نے نہ صرف قومی حمیّت حبّ الوطنی اور فرض شناسی کا ثبوت دیا ہے بلکہ اس نئی راہ کے معماروں کے محضر پر اپنا نام جلی حروف میں ثبت کر دیا ہے ...... اور "ہمارا ادارہ" انتخاب و اشاعت کی تمام سنگین ذمہ داریوں کے احساس کے ساتھ ان نظموں اور نغموں کو پورے اعتماد کے ساتھ پیش کر رہا ہے۔

سرشار صدیقی

برائے ہمارا ادارہ کراچی

نغمۂ توحید

رہبرِ قوم کے اِن الفاظ کی روشنی میں، ہمارے دلوں میں
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کی صدا گونج رہی ہے

متاعِ صبر و رضا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ
صدائے مردِ خدا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ
جہاں بھی کفر کے سائے ابھرتے دیکھے ہیں
مجاہدوں نے کہا، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ
ہر اک نظر سے نہاں ہی ہر ایک دل سے عیاں
یہی ہے حق کا پتا، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ
فضائے کون و مکاں کیا ڈرائیگی اس کو
ہو جس کا راہنما، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ
قدم قدم پہ جلاؤ چراغِ مصطفویؐ
یہی ہے حق کی رضا، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ
ہوا ہے جب بھی مجاہد شہیدِ میداں میں
زباں سے اتنا کہا، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ
بقولِ نعرۂ ایوب گونجتی ہے سہیلؔ
ہمارے دل میں صدا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ



رہبرِ قوم فیلڈ مارشل صدر محمد ایوب خاں

آہنی دیوار

رہبرِ قوم، صدرِ پاکستان، فیلڈ مارشل جناب محمد ایوب خان

کے نام

قوم کو اپنی جگانے والے
پرچمِ حق کو اٹھانے والے

پرتوِ جلوۂ توحید ہے تو
جو نہ ڈوبے گا وہ خورشید ہے تو

ملک و ملّت کا سپاہی تو ہے
عظمتِ حق کی گواہی تو ہے

نغمۂ حق و صداقت تو ہے
کفر و باطل کی ہلاکت تو ہے

مظہرِ جذبۂ ایماں ہے تو
دشمنوں کے لئے طوفاں ہے تو

صورتِ شمع فروزاں تو ہے
جلوۂ صبحِ درخشاں تو ہے

ایک چلتی ہوئی تلوار ہے تو
ملک کی آہنی دیوار ہے تو



برّی افواج کے سربراہ جنرل محمدؐ موسیٰ

جری پاسباں

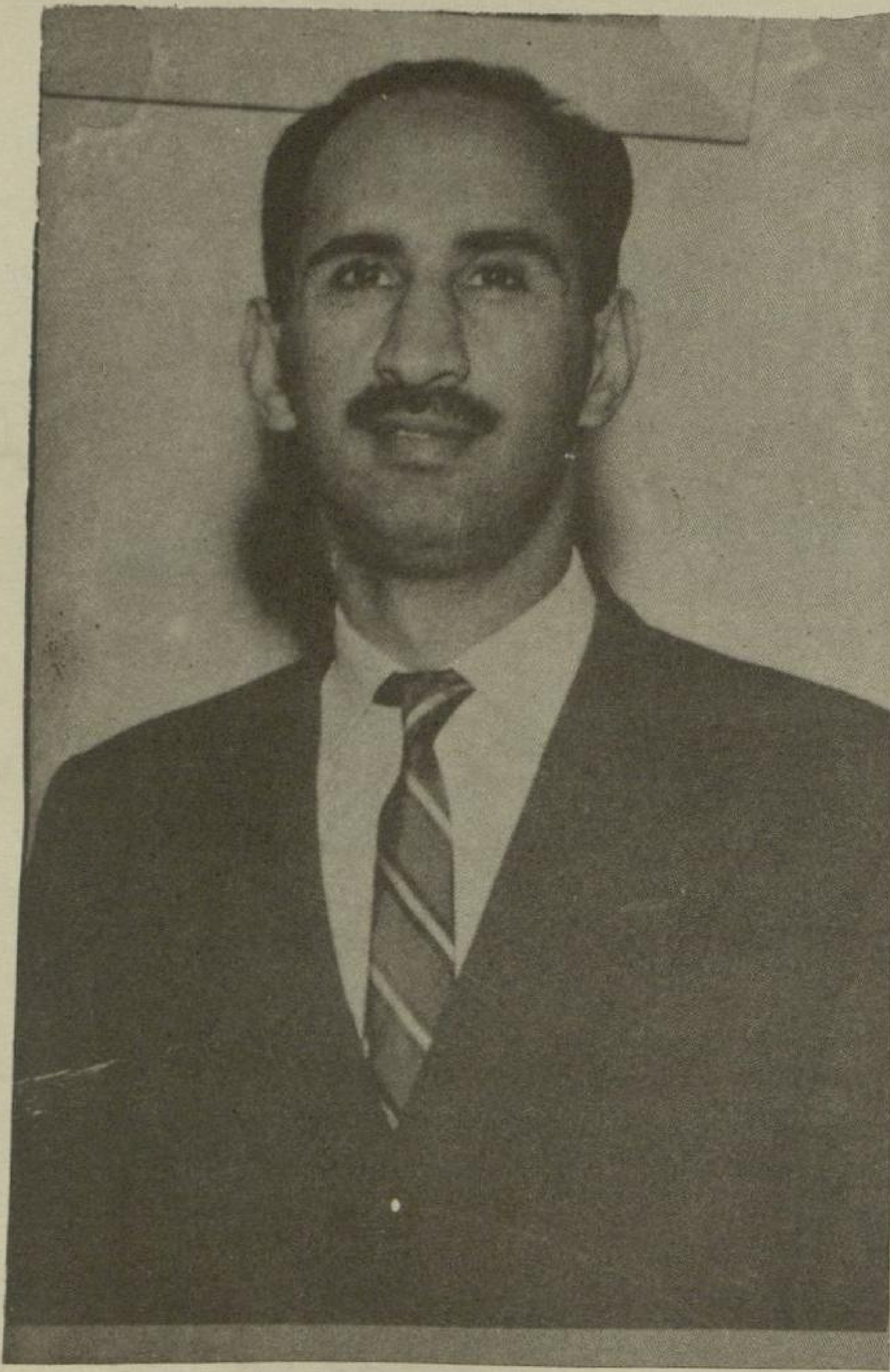
خطۂ پاک کی برّی فوج کے کمانڈر انچیف.....!

جناب جنرل موسیٰ کے نام

تجھکو کہتے ہیں طارق کا عزمِ جواں تجھکو حاصل ہے حیدر کی ضربِ گراں
تیرے بازو کی قوت میں خالد نہاں
اے وطن کے مجاہد جری پاسباں

تیری ہمت پہ نازاں ہے تیرا وطن تجھکو ہر شخص کہتا ہے باطل شکن
تیرے قصے سُناتی ہے ہر اک زباں
اے وطن کے مجاہد جری پاسباں

تجھ سے لرزاں ہے رفتار افلاک کی تو نے توڑی کمر عزمِ ناپاک کی
تیری جرأت پہ حیراں ہے سارا جہاں
اے وطن کے مجاہد جری پاسباں
جیسے سایہ فگن بحر ہر موج پر تیرا سایہ رہے یوں تری فوج پر
ہر مورّخ لکھے گا تری داستاں
اے مجاہد وطن کے جری پاسباں



پاک فضائیہ کے سربراہ ائرمارشل نورخان

فرزندِ عظیم

خطۂ پاک کی فضائی فوج کے سربراہ ائیر مارشل
جناب نور خاں کے نام

ملک و ملت کے جیالے فرزند   پرچمِ حق کو کیا تو نے بلند!
تیری عظمت ہو زمانے میں دوچند
ملک و ملت کے جیالے فرزند

خطۂ پاک کا جانباز ہے تو   فتحِ توحید کا آغاز ہے تو
تو نے دشمن کا کیا ناطقہ بند
ملک و ملت کے جیالے فرزند

رُخ ہواؤں کا بدل کر تو نے   اپنے دشمن کو کچل کر تو نے
شانِ عظمت کو کیا اور بلند
ملک و ملت کے جیالے فرزند

ثبت ہی نقش ہوا پر تیرا   چھا گیا رعب فضا پر تیرا
دیکھ کر تیرے جہازوں کی زقند
ملک و ملت کے جیالے فرزند



بحریۂ پاک کے سربراہ ایڈمرل اے، آر خان

اے مَردِ جوَاں

پاک بحریہ کے سربراہ، ایڈمرل جناب اے آر خاں

کے نام:!

خطۂ پاک کے اے مردِ جواں تیری عظمت کا سرافراز نشان
یہ ترا بحرِ رواں

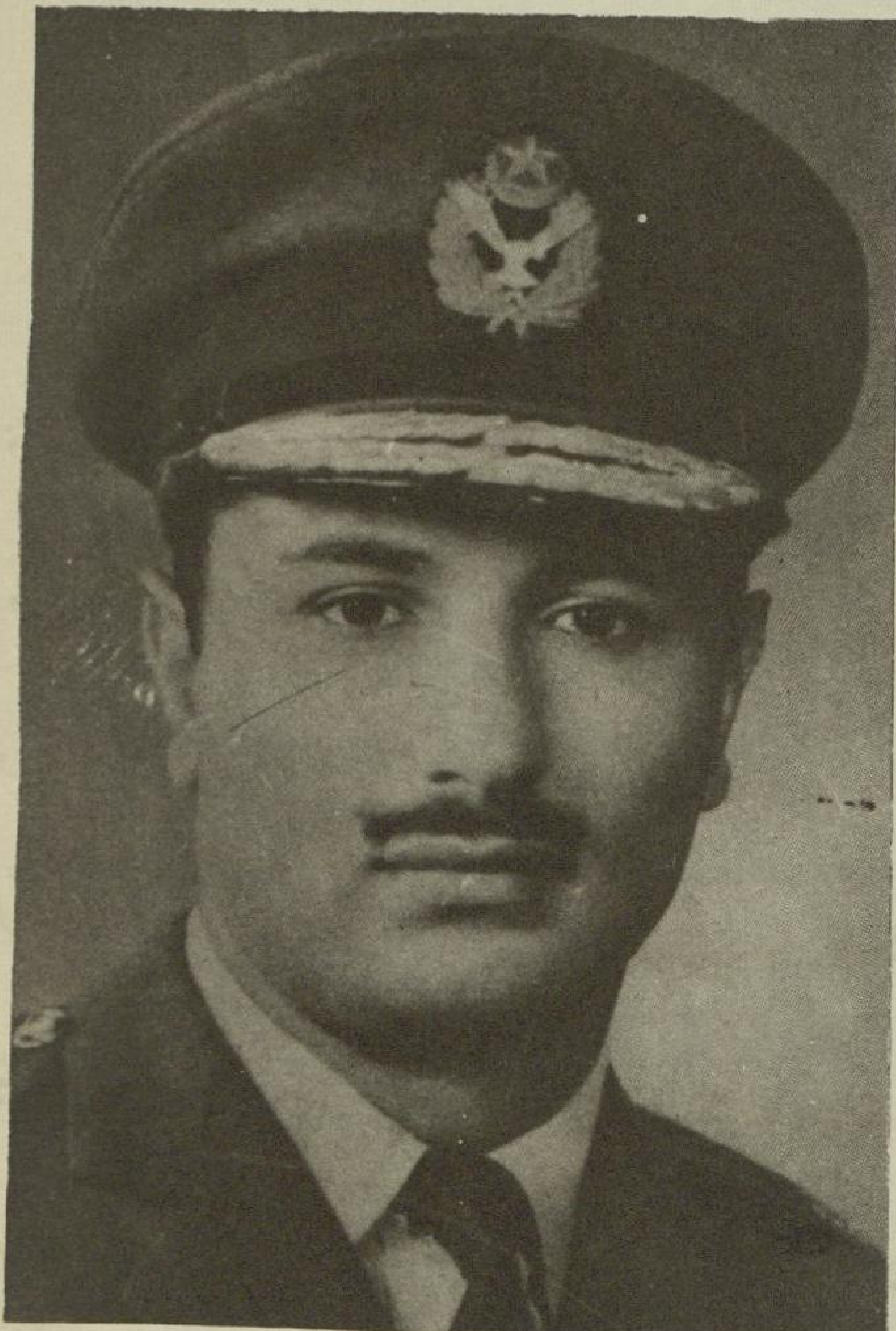
حسنِ توحید ترا عزمِ بلند تو نے دشمن کو کیا زیرِ کمند
تیری عظمت ہو دوچند

دیکھ کر تجھ کو عدو سینہ سپر بھاگ اُٹھے چھوڑ کے میداں اکثر
اے دلِ برق و شرر

کر دیئے مورچے دشمن کے تباہ تجھ پہ اُٹھتی نہیں اب کوئی نگاہ
اے تمنائے سپاہ

تیرا ہر فیصلہ ہوتا ہے اٹل تیرا دنیا میں نہیں کوئی بدل
تو ہے دشمن کی اجل

تیری ہر ضرب ہے اک ضرب گراں خطۂ پاک کے اے مردِ جواں
تیری عظمت کا نشاں
یہ ترا بحرِ رواں



پاک فضائیہ کے سابق سربراہ ائر مارشل اصغر خاں

چراغِ عظمت

خطۂ پاک کی فضائی فوج کے سابق سربراہ، ائیر مارشل جناب اصغر خاں

کے نام

○

خطۂ پاک کے اے اعلےٰ دماغ　　جل رہے ہیں تری عظمت کے چراغ
حاصلِ چشمِ بصارت بن کر
قصۂ عزم و شجاعت بن کر
قوم کے نغمہ طرازوں کی طرح　　تیز رفتار جہازوں کی طرح
جذبۂ کفر شکن کی مانند
سرفروشانِ وطن کی مانند
عظمتِ حق کے رسولوں کیطرح　　صحنِ گلزار کے پھولوں کیطرح
عظمتِ کوہِ ہمالا بن کر
ظلمتِ شب میں اُجالا بنکر
خطۂ پاک کے اے اعلےٰ دماغ　　جل رہے ہیں تری عظمت کے چراغ

○

شہیدِ وطن

میجر عزیز بھٹی شہید (نشانِ حیدر) کے نام

○

نعروں سے تیرے گونج اٹھی سرزمین کفر
تیری ہر اک صدا نے "پیام ظفر" دیا
تیرے وطن کو تیری محبت پہ ناز ہے
تو نے ہر اک نگاہ کو حُسنِ نظر دیا
تیرا لہو ہے سرخیٔ ایثارِ زندگی
سر کیا دیا کہ قوم کو سودائے سر دیا
ٹیپو کی داستانِ شہادت میں اے عزیز
تیری شجاعتوں نے نیا رنگ بھر دیا

○

جاں سے گذر کے تو نے یہ دنیا کو دی نوید
مرنے کے باوجود بھی مرتے نہیں شہید

سلام

وطن کے شہیدوں کے نام!

اے وطن تیرے شہیدوں کی شجاعت کو سلام
ان کی عظمت کو سلام ان کی محبّت کو سلام

تیرے دشمن کو نکالا تیری ارضِ پاک سے
داد پائی ہے شجاعت کی دلِ افلاک سے
کیسے کیسے نوجواں ابھرے ہیں تیری خاک سے
سرفروشان وطن کے عزم و ہمت کو سلام
اے وطن تیرے شہیدوں کی شجاعت کو سلام
ان کی عظمت کو سلام ان کی محبت کو سلام

زندگی انعام رب جن کو، شہادت جن کو عید
ملک و ملّت کے لئے جو ہو گئے بڑھ کر شہید
سو گئے زیرِ زمیں جو فتح کی دے کر نوید
اُن شہیدوں کو سلام انکی شہادت کو سلام
اے وطن تیرے شہیدوں کی شجاعت کو سلام
ان کی عظمت کو سلام ان کی محبّت کو سلام

○

ہر قدم تھا جن کی منزل، ہر صدا جن کی جرس
جن کی نظروں میں نہ تھا کچھ بھی جہانِ پیش و پس
سرفروشی جن کا ایماں بن گیا تھا ہر نفس!
ان حقیقت آشناؤں کی حقیقت کو سلام!
اے وطن تیرے شہیدوں کی شجاعت کو سلام
ان کی عظمت کو سلام ان کی محبّت کو سلام

○

کفر و باطل کے لئے جو موت کا سامان تھے
دشمنوں کے واسطے جو آگ کا طوفان تھے
ظلمتوں میں دہر کی جو مشعلِ ایمان تھے
ان کے جذبوں کو سلام اور ان کی قوّت کو سلام
اے وطن تیرے شہیدوں کی شجاعت کو سلام
ان کی عظمت کو سلام ان کی محبت کو سلام

سلام

وطن کی سرفروش فوجوں کے نام

ارضِ وطن کے چاند ستارو تمہیں سلام
طوفانِ تند و تیز کے دھارو تمہیں سلام

○

روشن تمہارے عزم سے ارضِ وطن ہوئی
تازہ تمہارے دم سے وہ رسمِ کہن ہوئی
مشہور جو زمانے میں باطل شکن ہوئی
شمعِ حیاتِ نو کے شرارو تمہیں سلام
ارضِ وطن کے چاند ستارو تمہیں سلام
طوفانِ تند و تیز کے دھارو تمہیں سلام

○

دشمن تمہارا بہہ گیا صرف ایک لہر میں
قصّے تمہارے ہو گئے مشہور شہر میں
نغمے تمہارے گونج اٹھے آج دہر میں

تابندہ عظمتوں کے نظارو، تمہیں سلام
ارضِ وطن کے چاند ستارو، تمہیں سلام
طوفانِ تند و تیز کے دھارو، تمہیں سلام
باطل سے جب بھی برسرِ پیکار تم ہوئے
شعلوں کی طرح لپکے شرر بار تم ہوئے
دشمن کے حق میں موت کی تلوار تم ہوئے
میدانِ کارزار کے یارو، تمہیں سلام
ارضِ وطن کے چاند ستارو، تمہیں سلام
طوفانِ تند و تیز کے دھارو، تمہیں سلام

○

نازاں شجاعتوں پہ تمہاری یہ بحر و بر
لرزاں تمہاری قوتِ بازو سے بام و در
حیراں تمہارے شوقِ شہادت پہ ہر بشر
اے حق کے سرفروش دلاورو، تمہیں سلام
ارضِ وطن کے چاند ستارو، تمہیں سلام
طوفانِ تند و تیز کے دھارو، تمہیں سلام

اے فوجی جوانو

ارضِ پاک کی برّی فوج کے نام!

اے فوجی جوانو اے فوجی جوانو
اے خطۂ توحید کی سنگین چٹانو
عظمت کے فسانو
اے فوجی جوانو اے فوجی جوانو
قدموں سے لرزتی ہیں تمہارے یہ زمینیں
گردوں کی جبینیں
اے صبحِ طرب خیز کی عظمت کے ترانو
اے خطۂ توحید کی سنگین چٹانو
اے فوجی جوانو
اے فوجی جوانو

○

رقصاں ہیں ہر اک گام پہ نغمات تمہارے
جذبات تمہارے

حق ہے یہ تمہیں سینے کو تم فخر سے تانو
اے خطۂ توحید کی سنگیں چٹانو
اے فوجی جوانو   اے فوجی جوانو

باطل ازلی دشمنِ بے جا ہے تمہارا
مت سوچو دوبارا
باطل ہو مقابل تو کوئی بات نہ مانو
اے خطۂ توحید کی سنگین چٹانو
اے فوجی جوانو   اے فوجی جوانو

ایماں میں اضافہ کیا توپوں کی دھمک نے
بجلی کی چمک نے
اسلام کے فرزندو اٹھو فتح کی ٹھانو
اے خطۂ توحید کی سنگین چٹانو
اے فوجی جوانو
اے فوجی جوانو

دشمن کے ٹھکانوں پہ پھر اک وار ہو بھرپور
ہاں فتح نہیں دُور
اے عظمت اسلام کے تابندہ نشانو
اے خطۂ توحید کی سنگین چٹانو
اے فوجی جوانو
اے فوجی جوانو

توحید کے اعلان کی آواز ہو تم لوگ
پرواز ہو تم لوگ
جانباز و ذرا، اپنی حقیقت کو بھی جانو
اے خطۂ توحید کی سنگین چٹانو
اے فوجی جوانو
اے فوجی جوانو

اے فوجِ سرافراز

ارضِ پاک کی فضائی فوج کے نام

اے فوجِ سرافراز
اے فوجِ سرافراز
دیکھی نہیں باطل نے تری قوتِ پرواز
اے جذبۂ جانباز
اے فوجِ سرافراز
اے فوجِ سرافراز
دشمن نے ترے جب بھی کوئی فتنہ جگایا
نقصان اٹھایا
دنیا کی نگاہوں میں ہے تیرا ہر اک انداز
اے فوجِ سرافراز
اے فوجِ سرافراز

لہرایا فضاؤں نے ترے عزم کا پرچم

اے فاتحِ عالم

گونجی ہے زمانے میں تری فتح کی آواز

اے فوجِ سرافراز

اے فوجِ سرافراز

اُڑتے ہیں جہازوں کے پرے جب سے ہوا میں

ہر سمت فضا میں

دشمن کے ارادوں کا بدلنے لگا انداز

اے فوجِ سرافراز

اے فوجِ سرافراز

گاتی ہیں فضائیں تری عظمت کے ترانے

نصرت کے ترانے

مشہور ہے دنیا میں ترا عزم تگ و تاز

اے فوجِ سرافراز

اے فوجِ سرافراز

اے بحریۂ پاک

خطۂ پاک کی بحری فوج کے نام

اے بحریۂ پاک
اے بحریۂ پاک
عظمت کی گواہی تری دیتے ہیں یہ افلاک
اے جذبۂ بیباک
اے بحریۂ پاک
اے بحریۂ پاک
نصرت کے ترانے ہیں تری فوج کے لب پر
ہر موج کے لب پر
باطل کے ارادوں کو سُلاتے ہیں تہہ خاک

اے بحریۂ پاک
اے بحریۂ پاک

دشمن، کہ ترے خوف سے ہے آج بھی لرزاں
اے آگ کے طوفاں
اس طرح عدو پر، ترے بیٹھی ہے تری دھاک
اے بحریۂ پاک
اے بحریۂ پاک
دنیا سے نرالا ترا ہر ایک چلن ہے
تو شانِ وطن ہے
ہر فرد ہے لشکر کا ترے شیرِ غضب ناک
اے بحریۂ پاک
اے بحریۂ پاک
امڈا ہے فضاؤں میں تری کرنوں کا سیلاب
اے مہرِ جہانتاب
پھر تیرے اجالوں سے ہے دشمن کا جگر چاک
اے بحریۂ پاک
اے بحریۂ پاک

ہم

رہبرِ قوم کے ان لفظوں کی روشنی میں
(دشمن کو معلوم نہیں ہے کہ اس نے کس قوم کو للکارا ہے)

دشمن کو معلوم نہیں ہے اُس نے کسے للکارا ہے

○

حیدر کی ہم قوتِ بازو، خالد کی یلغار ہیں ہم
طارق کا طوفانی ارادہ، قاسم کی تلوار ہیں ہم
دنیا کی تاریخ اٹھاؤ، ایک نیا شہکار ہیں ہم
اپنے وطن کی خاطر مرنا اب بھی شغل ہمارا ہے
دشمن کو معلوم نہیں ہے اُس نے کسے للکارا ہے

پرچم حق کا ہم نے اڑایا دنیا کے ایوانوں میں
عظمت کا احساس جگایا اپنوں میں بیگانوں میں
کوہِ گراں بن جاتے ہیں ہم آندھی اور طوفانوں میں
دنیا میں کردار ہمارا عظمت کا گہوارا ہے
دشمن کو معلوم نہیں ہے اُس نے کسے للکارا ہے

اپنی ہر اک چیز سے پیاری ارضِ پاکستان ہمیں،
ہم پر حملہ کرنے والے دیکھ ذرا پہچان ہمیں!
دنیا والے کہتے ہیں سب لافانی انسان ہمیں
موت بھی ہم سے گھبراتی ہے جنگ کا کس کو یارا ہے
دشمن کو معلوم نہیں ہے اس نے کسے للکارا ہے

پوچھو وہ افواج سے اپنی کیسا ہے اب اس کا حال
پوچھے یہ ٹنکوں سے اپنے کیسے ہوئے ہیں وہ پامال
پوچھے گنگا مائی سے اب کیوں ہے پانی اس کا لال
دیکھے تو لاہور میں آکر کیسا حسین نظارا ہے
دشمن کو معلوم نہیں ہے اُس نے کسے للکارا ہے

ہم محافظ ہیں اپنے وطن کے

سرزمینِ وطن کو سجاؤ، ہم محافظ ہیں اپنے وطن کے
مطربو گیت الفت کے گاؤ، ہم محافظ ہیں اپنے وطن کے

○

غنچہ غنچہ مہکتا رہے گا، فصلِ گل مسکراتی رہے گی
بلبلوں کی صدائے محبت داستانیں سناتی رہی گی
ہم کو تازہ حکایت سناؤ، ہم محافظ ہیں اپنے وطن کے
سرزمینِ وطن کو سجاؤ، ہم محافظ ہیں اپنے وطن کے
مطربو گیت الفت کے گاؤ، ہم محافظ ہیں اپنے وطن کے

○

دشمنوں کیلئے ہم ہمیشہ ضربِ تیغِ یقیں بن گئے ہیں
کفر و باطل کی تاریکیوں میں شمعِ ایمان ودیں بن گئے ہیں
پھر وہی شمعِ ایماں جلاؤ، ہم محافظ ہیں اپنے وطن کے
سرزمینِ وطن کو سجاؤ، ہم محافظ ہیں اپنے وطن کے
مطربو گیت الفت کے گاؤ، ہم محافظ ہیں اپنے وطن کے

ہم اجالوں کے حامی جہاں میں مرتے مرتے بھی ثابت کریں گے
تیری عظمت کی خاطر جیئے ہیں، تیری عظمت کی خاطر مریں گے
پرچم حق کو اونچا اڑاؤ، ہم محافظ ہیں اپنے وطن کے
سرزمین وطن کو سجاؤ، ہم محافظ ہیں اپنے وطن کے
مطربو گیت الفت کے گاؤ، ہم محافظ ہیں اپنے وطن کے

○

گردشِ آسماں دیکھ لے گی، رودِ گنگا میں جنگ ہے پانی
یاد، دشمن کو آتی رہے گی، حوصلوں کی ہمارے کہانی
آج جشنِ مسرت مناؤ، ہم محافظ ہیں اپنے وطن کے
سرزمین وطن کو سجاؤ، ہم محافظ ہیں اپنے وطن کے
مطربو گیت الفت کے گاؤ، ہم محافظ ہیں اپنے وطن کے

تلقین

اپنے رہبر کی تقلید کرتے چلو
نعرۂ حق کی تائید کرتے چلو

دامنِ ظلم صد چاک ہو جائے گا
دشمنوں سے وطن پاک ہو جائے گا
ہم سے الجھے گا جو خاک ہو جائے گا
کفر و باطل کو تاکید کرتے چلو
اپنے رہبر کی تقلید کرتے چلو
نعرۂ حق کی تائید کرتے چلو

ہم وطن کے مجاہد ہیں بیدار ہیں
عزمِ محکم کی تابندہ تلوار ہیں
دشمنوں کے لئے حق کی یلغار ہیں
عظمتِ حق کی تجدید کرتے چلو

اپنے رہبر کی تقلید کرتے چلو
نعرۂ حق کی تائید کرتے چلو

○

سرزمینِ وطن کے نگہباں ہیں ہم
عظمتِ حق کے حامی مسلماں ہیں ہم
ظلمتِ کفر میں شمعِ ایماں ہیں ہم
اٹھو اعلانِ توحید کرتے چلو
اپنے رہبر کی تقلید کرتے چلو
نعرۂ حق کی تائید کرتے چلو

○

سرحدوں کی حفاظت کی کھا کر قسم
غازیوں کی شجاعت کی کھا کر قسم
عظمتِ ملک و ملّت کی کھا کر قسم
ذرّہ ذرّہ کو خورشید کرتے چلو
اپنے رہبر کی تقلید کرتے چلو
نعرۂ حق کی تائید کرتے چلو

للکار

دشمن کو للکار   رقصاں ہے تلوار

باطل سے ٹکرائیں گے ہم
فتح کے نغمے گائیں گے ہم
کوہِ گراں کہلائیں گے ہم
پیشِ عدو بن جائیں گے ہم
عظمت کی دیوار

دشمن کو للکار   رقصاں ہے تلوار

روشنی کی جاگیر ہیں ہم
قوموں کی تقدیر ہیں ہم
ہمت کی تصویر ہیں ہم
ایماں کی شمشیر ہیں ہم
روکے ہمارا وار

دشمن کو للکار   رقصاں ہے تلوار

نغمہ گرِ توحید ہیں ہم
جلوہ گہہ خورشید ہیں ہم
ارضِ وطن کی عید ہیں ہم
فتح کی اک تمہید ہیں ہم
میداں ہے ہموار
دشمن کو للکار رقصاں ہے تلوار

ایک نرالی شان ہیں ہم
عظمتِ پاکستان ہیں ہم
طاقت کا طوفان ہیں ہم
لوہے کے انسان ہیں ہم
دیکھے تو اک بار
دشمن کو للکار رقصاں ہے تلوار

سلام

ارضِ لاہور اور اس کے جانبازوں کے نام

ارضِ لاہور تری گود کے پالوں کو سلام ، تیری عظمت کے امیں تیرے جیالوں کو سلام

داد پائی ہے شجاعت کی جہاں سے تونے
توڑی دشمن کی کمر عزمِ جواں سے تونے
کام اس طرح لیا جذبِ نہاں سے تونے
نغمۂ حق و صداقت کے بلالوں کو سلام
ارضِ لاہور تری گود کے پالوں کو سلام
تیری عظمت کے امیں تیرے جیالوں کو سلام

کفر و باطل کے لئے خنجرِ ایماں تو ہے
ظلمتِ دہر میں اک شمعِ فروزاں تو ہے
فتح کے دور کا خورشیدِ درخشاں تو ہے
تیری تاریخ کے تابندہ اجالوں کو سلام
ارضِ لاہور تری گود کے پالوں کو سلام
تیری عظمت کے امیں تیرے جیالوں کو سلام

کانپ اٹھتے ہیں ترے نام سے اغیار ترے
یاد رکھے گا جہاں مدتوں ایثار ترے
تا ابد یونہی مہکتے رہیں گلزار ترے
تیرے گلشن کے سبکسار نہالوں کو سلام
ارضِ لاہور تری گود کے پالوں کو سلام
تیری عظمت کے امیں تیرے جیالوں کو سلام

تیرے فرزند تری راہ میں قربان ہوئے
دشمنِ حق کے لئے موت کا سامان ہوئے
چھیڑ کر تجھکو عدو تیرے پریشان ہوئے
وادیٔ شوق ترے چاہنے والوں کو سلام
ارضِ لاہور تری گود کے پالوں کو سلام
تیری عظمت کے امیں تیرے جیالوں کو سلام

○

لاہور

اے خطّۂ لاہور

اے خطّۂ لاہور

باطل کی نگاہوں کے بدلنے لگے پھر طور

اک ضربِ گراں اور

اے خطّۂ لاہور

اے خطّۂ لاہور

ہے تیرے جوانوں کی شجاعت کا عجب ڈھنگ

اے جادۂ گلرنگ

عظمت پہ تری آج بھی کرتا ہے عدو غور

اے خطّۂ لاہور

اے خطّۂ لاہور

ہر شخص کے لب پر ہے یہی نعرۂ پُرجوش

اے وادیٔ گلپوش

دہرانے کو تاریخ ہے پھر فتح کا اک دور

اے خطۂ لاہور

اے خطۂ لاہور

حاصل ہے تجھے آج بھی وہ قوتِ ایماں

اے صبحِ درخشاں

لرزاں ہوا جس سے یہاں باطل کا ہر اک جور

اے خطۂ لاہور

اے خطۂ لاہور

ابھرا ہے افق پر ترے جرأت کا وہ خورشید

اے مرکزِ توحید

ہر چشم عدو جس سے کہ خیرہ ہوئی فی الفور

اے خطۂ لاہور

اے خطۂ لاہور

اٹھ اے مجاہد جواں

○

اٹھ اے مجاہدِ جواں ، پکارتا ہے آسماں
ہوائیں تیرے ساتھ ہیں
فضائیں تیرے ساتھ ہیں
دعائیں تیرے ساتھ ہیں
ہے آج تیرا امتحاں
اٹھ اے مجاہدِ جواں ، پکارتا ہے آسماں

○

غرورِ کفر توڑ دے
رُخِ حیات موڑ دے
دلوں کے شیشے جوڑ دے
یہی ہے تیری داستاں
اٹھ اے مجاہد جواں ، پکارتا ہے آسماں

○

اٹھا یہ شور چار سو
کریں نہ سرکشی عدو
وطن کی تو ہے آبرو
وطن کا تو ہے پاسباں
اٹھ اے مجاہدِ جواں ، پکارتا ہے آسماں

○

یہ بحر و بر ترے لئے
یہ خشک و تر ترے لئے
یہ دشت و در ترے لئے
ہوا پہ تو ہے حکمراں
اٹھ اے مجاہدِ جواں ، پکارتا ہے آسماں

○

سلام

سیالکوٹ کے نام

ارضِ سیالکوٹ کو پہنچے مرا سلام
ہر سمت جس کے کوچہ و بازار میں لہو
اپنے محافظوں کی شجاعت کی داستاں
دہرا رہا ہے اہلِ محبت کے روبرو

○

اہلِ سیالکوٹ کو پہنچے مرا سلام
جن سے حریف خود کو چھپاتا ہے کوبہ کو
جن کی حکایتوں سے لرزتا ہے آسماں
مرنا وطن کے واسطے ہے جنکی آرزو

○

حسنِ سیالکوٹ کو پہنچے مرا سلام
جس کی ہر اک ادا میں ہے مردانگی کی خو
آنچل نے جسکے بخش دی پرچم کو شوخیاں
جس نے قدم قدم پہ کیا خود کو سرخرو

صُبحِ سیالکوٹ کو پہنچے مرا سلام
جس کی فضا میں کیف خراماں ہے چارسو
جس کی ہوائے عطرفشاں ہے قرارِ جاں
جس کی ہر اک روش ہی گلستانِ رنگ و بو

سیالکوٹ

ارضِ سیالکوٹ نے دہرائی آج پھر!

خالد کے عزم و جذبۂ ہمت کی داستاں
محمود غزنوی کی شجاعت کی داستاں
ٹیپو کی آرزوئے شہادت کی داستاں
مردانِ سرفروش کی عظمت کی داستاں
پہنا رہی ہے اپنے شہیدوں کو تاج پھر

○

اہلِ سیالکوٹ کا ایثار دیکھ کر!

ہسپانیہ کے طارقِ شیریں سخن کی یاد،
میدانِ کارزار میں بابر کے فن کی یاد،
قاسم کے شوق و جذبۂ دل کی لگن کی یاد
ابھری ہے آج لشکرِ خیبر شکن کی یاد
باطل سے حق کو برسرِ پیکار دیکھ کر

سلام

سرگودھا کے نوجوانوں کے نام

○

ناقابلِ تسخیر چٹانوں کو سلام
تاریخ کے تابندہ نشانوں کو سلام
پرچم تری عظمت کا کیا اور بلند
اے "سرگودھا" ترے جوانوں کو سلام

وادیٔ سرگودھا

اے وادیٔ سرگودھا ہے تو آج سرافراز

نغمے تری عظمت کے ہیں ہر ایک زباں پر
روشن ہے ہر اقدام ترا، اہلِ جہاں پر
دشمن کے جہازوں کو گرایا ہے یہاں پر
ہے تیرے جوانوں کی شجاعت پہ ہمیں ناز
اے وادیٔ سرگودھا ہے تو آج سرافراز

جانباز ترے اُٹھے تو آیا نہ مقابل
دیکھا ہے زمانے نے یہاں جذبۂ باطل
باغوں میں ترے آج بھی گاتے ہیں عنادل
ہر لمحہ فضاؤں میں ابھرتی ہے یہ آواز
اے وادیٔ سرگودھا ہے تو آج سرافراز

تو یوں سے جواں تیرے نہ گھبراتے ہیں غم سے
خوشیوں سے تعلق نہ انھیں کام ہے غم سے
پھر تازہ ہوئی رسمِ کہن تیرے ہی دم سے
دنیا سے الگ ہے ترے دیوانوں کا انداز
اے وادیٔ سرگودھا ہے تو آج سرافراز

○

دریاؤں کا تیرے یہ مچلتا ہوا پانی
یہ تیرے پہاڑوں کی طرب خیز جوانی
ہر چیز سناتی ہے تری تازہ کہانی
یہ عزمِ جواں تیرا کہ ہے فتح کا آغاز
اے وادیٔ سرگودھا ہے تو آج سرافراز

وادیٔ سکیسر

سکیسر کی وادی سرزمینِ سرگودھا سے تقریباً ۷۰ میل دور واقع ہے

اے سکیسر کی وادی زندہ باد

تیرے اطوار دل پسند ہیں آج
تیرے دشمن تہِ کمند ہیں آج
اہلِ سرگودھا سربلند ہیں آج
تو نے دشمن کو کر دیا برباد
اے سکیسر کی وادی زندہ باد

دشمنوں کی رہی ہے تجھ پہ نظر
تو کہ ہے سرزمینِ فتح و ظفر
کافروں کے لئے ترے شاہیر
بن کے ابھرے ہیں اک نئی افتاد
اے سکیسر کی وادی زندہ باد

تیرے تابندہ چاند تاروں میں
تیری رنگیں رہگذاروں میں
بڑھ گئی دلکشی نظاروں میں
دیکھ کر تیرا گلستاں آباد
اے سکیسر کی وادی زندہ باد

○

پھر سے یکجا ہوئے ہیں تیرے میت
آج سب گا رہے ہیں تیرے گیت
ساری دنیا کی جیت، تیری جیت
تو کہ ہے ایک خطۂ آزاد!
اے سکیسر کی وادی زندہ باد

نگہبان

سرحدوں کے جیالے نگہباں ہیں ہم   اے نگارِ وطن تجھ پہ قرباں ہیں ہم

پھر ہمیں آج چھیڑا ہے کفار نے

پھر غلط ہم کو سمجھا ہے اغیار نے

پھر پکارا ہمیں جذبِ ایثار نے

کون روکے گا ہم کو کہ طوفاں ہیں ہم

سرحدوں کے جیالے نگہباں ہیں ہم   اے نگارِ وطن تجھ پہ قرباں ہیں ہم

ہم محافظ ترے اے دیارِ وطن

ہم سے لرزاں ہیں صحرا و کوہ و دمن

ہم ہیں شیرِ خدا، ہم ہیں خیبر شکن

سینۂ کفر میں تیغِ عریاں ہیں ہم

سرحدوں کے جیالے نگہباں ہیں ہم   اے نگارِ وطن تجھ پہ قرباں ہیں ہم

○

اے متاعِ وطن اے وطن کی زمیں
ہم کو طاقت پہ اپنی ہے اتنا یقیں
تجھ پہ اٹھنے نہ دینگے نگاہ لعیں
تیرے کھیتوں کی عظمت ہیں دہقاں ہیں ہم
سرحدوں کے جیالے نگہباں ہیں ہم اے نگارِ وطن تجھ پہ قرباں ہیں ہم

تیرا پرچم لئے تیرے آشفتہ سر
چار جانب ہوئے آج سینہ سپر
ظلمتِ کفر کو یہ نہیں ہے خبر
اک نیا آفتابِ درخشاں ہیں ہم

سرحدوں کے جیالے نگہباں ہیں ہم اے نگارِ وطن تجھ پہ قرباں ہیں ہم

○

پرچمِ شجاعت

پرچمِ شجاعت کا جب بھی اٹھایا ہے   باطل کی قوت کو نیچا دکھایا ہے

ہر سو فضاؤں میں نغمے ابھرتے ہیں
صحنِ گلستاں میں غنچے بکھرتے ہیں
باطل شکن جب بھی جاں سے گذرتے ہیں
سارے زمانے کو ہم نے بتایا ہے

پرچمِ شجاعت کا جب بھی اٹھایا ہے   باطل کی قوت کو نیچا دکھایا ہے

ارضِ وطن کو ہم جنّت بنائیں گے
جامِ شہادت کو ہنس کر اٹھائیں گے
پھر سے وفاؤں کی شمعیں جلائیں گے
ہم کو محبّت نے پھر آزمایا ہے

پرچمِ شجاعت کا جب بھی اٹھایا ہے   باطل کی قوت کو نیچا دکھایا ہے

آتش فشاں ہیں پھر دل کے شرارے بھی
ہمکو سرِ میداں کوئی پکارے بھی
دیکھے ارادوں کو باطل ہمارے بھی
پھر شمع ایماں کو خوں سے جلایا ہے

پرچمِ شجاعت کا جب بھی اٹھایا ہے باطل کی قوت کو نیچا دکھایا ہے

جو بھی قدم اٹھا کوہِ گراں بنکر
جذبِ جنوں ابھرا شعلہ فشاں بنکر
حسنِ یقیں جاگا، عزمِ جواں بنکر
پیغام الفت کا سب کو سنایا ہے

پرچمِ شجاعت کا جب بھی اٹھایا ہے باطل کی قوت کو نیچا دکھایا ہے

سلام

مُجاہدینِ کشمیر کے نام

باشندگانِ خطۂ کشمیر کو سلام
مردانِ سرفروش کی شمشیر کو سلام

جن کے مقابلے سے گریزاں ہے کائنات
جن کے خلوصِ عزم پہ حیراں ہے کائنات
جن کی شجاعتوں سے درخشاں ہے کائنات
ان کے ہر ایک خواب کی تعبیر کو سلام
باشندگانِ خطۂ کشمیر کو سلام
مردانِ سرفروش کی شمشیر کو سلام

عزمِ جوان و جرأتِ اظہار دیکھکر
باطل سے حق کو برسرِ پیکار دیکھکر

کہتا ہے دل، یہ جذبۂ بیدار دیکھ کر
کشمیریوں کے جذبۂ شبیرؑ کو سلام
باشندگانِ خطۂ کشمیر کو سلام
مردانِ سرفروش کی شمشیر کو سلام

اے خطۂ حسین یہ رنگینیاں تری
شام و سحر کے روپ میں بے تابیاں تری
ہر سو فضا میں بکھری ہوئی داستاں تری
پہنچا رہی ہے اپنی ہی تصویر کو سلام
باشندگانِ خطۂ کشمیر کو سلام
مردانِ سرفروش کی شمشیر کو سلام

چرچا ترے جمال کا سارے جہاں میں ہے
عظمت ترے نشان کی کون و مکاں میں ہے
جذبِ وفا نہاں ترے حسنِ جواں میں ہے
اے مشعلِ وفا تری تنویر کو سلام
باشندگانِ خطۂ کشمیر کو سلام
مردانِ سرفروش کی شمشیر کو سلام

مجاہدینِ کشمیر سے......!

شمشیر سنبھالو

اے وادیٔ کشمیر کے جانباز جیالو

گلرنگ نہالو

شمشیر سنبھالو

شمشیر سنبھالو

دشمن کے لئے ضربِ گراں بن کے اٹھو تم

ہاں تن کے اٹھو تم

آزادی کی تاریخ کے تابندہ اجالو

اے وادیٔ کشمیر کے جانباز جیالو

شمشیر سنبھالو

شمشیر سنبھالو

اس خطۂ گلرنگ میں تقدیر ہے اپنی
توقیر ہے اپنی

اس خطۂ گلرنگ سے دشمن کو نکالو
اے وادیِ کشمیر کے جانباز جیالو
شمشیر سنبھالو شمشیر سنبھالو

آزادی کی نعمت ہے بڑی چیز جہاں میں
اس کون و مکاں میں

طوفانِ بلاخیز کی آغوش کے پالو
اے وادیِ کشمیر کے جانباز جیالو
شمشیر سنبھالو شمشیر سنبھالو

باطل جو مقابل ہے تو پھر جیت ہے اپنی
یہ ریت ہے اپنی

اے نغمۂ توحید کے بیدار بلالوؓ
اے وادیِ کشمیر کے جانباز جیالو
شمشیر سنبھالو
شمشیر سنبھالو

اے نگارِ وطن،

اے نگارِ وطن، اے وطن کی زمیں تیرا ثانی زمانے میں کوئی نہیں

رقص کرتے رہیں تیرے شمس و قمر
رنگ بھرتے رہیں تجھ میں اہلِ ہنر
تجھ پہ مرتے رہیں تیرے آشفتہ سر
اے محبت کی وادی، وفا کی امیں
اے نگارِ وطن، اے وطن کی زمیں
تیرا ثانی زمانے میں کوئی نہیں

تیرے باغوں میں آئے بہارِ طرب
تیرے پھولوں میں پنہاں شرارِ طرب
تجھ کو کہتی ہے دنیا دیارِ طرب
جگمگاتی رہے تیری روشن جبیں
اے نگارِ وطن، اے وطن کی زمیں
تیرا ثانی زمانے میں کوئی نہیں،

تیرے نغمے سناتی ہے ہر اک زباں
تیرے فرزند رکھتے ہیں عزمِ جواں
تیری عظمت سے واقف ہے سارا جہاں
تیرے بازو کی قوت ہیں تیرے مکیں،
اے نگارِ وطن، اے وطن کی زمیں
تیرا ثانی زمانے میں کوئی نہیں

تُو نے جینے کے ہم کو سکھائے چلن
تو نے بخشا ہمیں عزمِ خیبر شکن
تیرے صحرا کا دامن ہے رشکِ چمن
تیرے پہلو میں سب کچھ ہے دنیا و دیں
اے نگارِ وطن، اے وطن کی زمیں
تیرا ثانی زمانے میں کوئی نہیں

آہنی انسان

خطۂ پاک کی عظمت کے نگہبان ہیں ہم

مظہرِ جذبۂ ایمان ہیں ہم

○

عظمتِ حق کی گواہی بنکر + ملک و ملت کے سپاہی بنکر

اٹھے دشمن کی تباہی بنکر

ملک کے آہنی انسان ہیں ہم

خطۂ پاک کی عظمت کے نگہبان ہیں ہم

مظہر جذبۂ ایمان ہیں ہم

○

پرچمِ حق کو اڑاتے جائیں + ظلمتِ کفر مٹاتے جائیں

نیچا دشمن کو دکھاتے جائیں

صورتِ موجۂ طوفان ہیں ہم

خطّۂ پاک کی عظمت کے نگہبان ہیں ہم
مظہرِ جذبۂ ایمان ہیں ہم

○

اپنے کھیتوں کی محبت کیلئے * خطّۂ پاک کی عظمت کیلئے
پرچمِ حق و صداقت کیلئے
دوستو آج بھی قربان ہیں ہم
خطّۂ پاک کی عظمت کے نگہبان ہیں ہم
مظہرِ جذبۂ ایمان ہیں ہم

○

جذبۂ شوق کی تجدید کرو * رہبرِ قوم کی تقلید کرو
سرفروشانِ وطن عید کرو
عزمِ توحید کا اعلان ہیں ہم
خطّۂ پاک کی عظمت کے نگہبان ہیں ہم
مظہرِ جذبۂ ایمان ہیں ہم

مُجاہدانِ صف شکن

○

مجاہدانِ صف شکن ہوئے ہیں آج نعرہ زن
اٹھاؤ تیغ حیدری!
بجھاؤ شمعِ آذری
پلاؤ جامِ سرمدی
دکھاؤ اپنا بانکپن
مجاہدانِ صف شکن ہوئے ہیں آج نعرہ زن

○

اٹھی صدا یہ ہر طرف
چلینگے ہم بھی صف بہ صف
کیا ہے خود کو سر بکف
برائے عظمتِ وطن!
مجاہدانِ صف شکن ہوئے ہیں آج نعرہ زن

نشانِ بے نشاں ہیں ہم
قضائے دشمناں ہیں ہم
حرم کے پاسباں ہیں ہم
ہمیں ہیں مرگِ اہرمن
مجاھدانِ صف شکن ہوئے ہیں آج نعرہ زن

○

متاعِ جاں کا غم نہیں
ہمارا جذبہ کم نہیں
عدو نہیں کہ ہم نہیں
سروں سے باندھ لو کفن!
مجاہدانِ صف شکن ہوئے ہیں آج نعرہ زن

سلام

سیالکوٹ کے جیالے جوانوں کے نام

مجاہدانِ وطن کی ہر اک ادا کو سلام
سیالکوٹ کے مردانِ باوفا کو سلام

جو کافروں پہ اٹھے تیغِ حیدری بن کر
جو دشمنوں پہ گرے برق موت کی بن کر
ہر ایک گام پہ ان کے نقوشِ پا کو سلام
سیالکوٹ کے مردانِ باوفا کو سلام

وطن کو جن کی شجاعت پہ ناز ہے ہر دم
وہ جن کے عزم سے اب بھی بلند ہے پرچم
ان آشنائے حقیقت کی ہر صدا کو سلام
سیالکوٹ کے مردانِ باوفا کو سلام

حیاتِ سرمدی جن کو سنا رہی ہے نوید
وطن کی راہ میں بڑھ کر جو ہو گئے ہیں شہید
ان عاشقوں کی تمنائے بے بہا کو سلام
سیالکوٹ کے مردانِ باوفا کو سلام

جلتے ہیں چراغ

خطۂ پاک میں جلتے ہیں چراغ رُخ اندھیروں کا بدلتے ہیں چراغ

جذبۂ شوقِ شہادت کے لئے!
ملک و ملّت کی محبّت کے لئے!
اپنے قائد کی قیادت کے لئے!
دامنِ عزم میں پلتے ہیں چراغ
خطۂ پاک میں جلتے ہیں چراغ
رُخ اندھیروں کا بدلتے ہیں چراغ

پا بہ زنجیر ہے گلشن میں خزاں
عزمِ محکم ہے ہمارا ایماں
دیکھ لے گا یہ جہانِ گذراں
رنگ کس طرح بدلتے ہیں چراغ
خطۂ پاک میں جلتے ہیں چراغ
رُخ اندھیروں کا بدلتے ہیں چراغ

صحنِ گلزار میں رقصاں ہے بہار
دشت و صحرا پہ بھی آیا ہے نکھار
کہہ رہا ہے ہمیں گردوں کا وقار
محورِ شب سے نکلتے ہیں چراغ
خطۂ پاک میں جلتے ہیں چراغ
رُخ اندھیروں کا بدلتے ہیں چراغ

ذرہ ذرہ دلِ خورشید ہے آج
فتح کے باب کی تمہید ہے آج
ظلمتِ کفر کو تاکید ہے آج
حُسنِ خورشید میں ڈھلتے ہیں چراغ
خطۂ پاک میں جلتے ہیں چراغ
رخ اندھیروں کا بدلتے ہیں چراغ

○

بھارت سے...

○

ضوفشاں ہے مہرِ عالم تاب دیکھ
دوستوں کا جذبۂ نایاب دیکھ

کاوشِ یارانِ خوش آداب دیکھ
دشمنوں کے حق میں ہے زہراب دیکھ

سرزمینِ پاک کے احباب دیکھ

○

جذبۂ مہر و وفا کے ترجماں
عظمتِ انسانیت کے پاسباں

ارضِ انڈونیشیا کے نوجواں
ہند کے حملے سے ہیں بیتاب دیکھ

سرزمینِ پاک کے احباب دیکھ



ضربِ قلم کے مصنّف ۔ سہیل اقبال

یہ نغمات میرے ان جذبات کے آئینہ دار ہیں جو آج قوم کے ہر فرد کے اپنے جذبات ہیں۔ جذبات کی تند و تیز دھارا کبھی کبھی فنی حد بندیوں کو بھی درخورِ اعتنا نہیں سمجھتا۔ یہ اعتراف ممکنہ فنی اغلاط کے لئے وجہ جواز نہیں ہے بلکہ امر واقعہ ہے بہر طور اگر میرے یہ نغمات قوم کے چند افراد کے دلوں میں بھی جذبۂ حب الوطنی کو استحکام بخشنے میں کامیاب ہو سکے تو میں سمجھوں گا کہ میرا مقصد پورا ہو گیا۔

سہیل اقبال

سلام

اُن سرفروش شہیدوں کو

اُن جیالے غازیوں کو

اُن بہادر مجاہدوں کو

جنہوں نے ملک کے ہر محاذ پر دشمن کو عبرتناک شکست دی